KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عقیدہ ختم نبوت

پروفیسر محمد رفیق ضیاء قادری

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عقیدہ ختم نبوت

پروفیسر محمد رفیق ضیاء قادری

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ اجمعین O

اٹھارہ ہزار عالمین کی دنیا میں رب تعالیٰ نے حضرت انسان کو شرف خاص سے نوازا کہ کوئی دوسری مخلوق اس کی کرامت کی گرد راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ پھر انسانوں کو بھی مختلف مقامات درجات سے نوازا اور مسلمانوں و مومنین کو عزت بخشی پھر ان میں بھی صالحین اولیا کرام، شہداء عظام پھر صدیقین اور پھر انبیاء مرسلین کا منصب و مرتبہ سب سے بلند و ممتاز کیا۔ ان مقدس ہستیوں کو رب تعالیٰ اپنے تمام بندوں میں سے چنتا ہے اور ان پر اپنے خصوصی انوار و تجلیات، کتاب و حکمت فضل و اکرام، اخلاق حسنہ کی رفعتوں سے آراستہ روحانی و جسمانی کمالات کی جامع بناتا ہے۔ ان کی روحانیت تمام فرشتوں سے اعلیٰ اور ان کی بشریت تمام ملکی مخلوق سے برتر ہوتی ہے اگرچہ نفس نبوت میں تمام انبیاء کرام برابر ہوتے ہیں کوئی اصلی اور کوئی نقلی کوئی حقیقی کوئی ظلی اور کوئی بروزی کی تقسیم نہیں ہوتی سب کو رب تعالیٰ انبیاء و رسل کے پاکیزہ نام سے پکارتا ہے۔ البتہ نبوت کے علاوہ دیگر فضائل میں انبیاء کرام کے درجات مختلف ہیں بعض کو بعض سے اعلیٰ کیا اور پھر تمام انبیاء کرام اور رسل عظام میں سب سے اعلیٰ و ارفع مرتبہ حبیب کبریا احمد مجتبےٰ محمد ﷺ کا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے!

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّنَ	اور بے شک ہم نے نبیوں میں ایک کو
عَلٰى بَعْضٍ ۔(بنی اسرائیل ۵۵)	ایک پر بڑائی دی۔

یہ بات خیال میں رہے کہ ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ بعض رسول بعض سے اعلیٰ ہیں لیکن یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ بعض بعض سے ادنیٰ ہیں اس میں ان کی توہین ہے اور کسی نبی کی ادنیٰ توہین بھی کفر ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے!

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ	یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک
عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ	کو دوسرے پر افضل کیا اُن میں کسی
اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ	سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے
ط۔(بقرہ ۲۵۳)	جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء نبوت میں یکساں ہیں کیونکہ سب کو رسل فرمایا اور مراتب میں مختلف ہیں ان میں

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام زمین پر رب تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور وہ ہستی جسے سب پر بے شمار درجات اور بے حد و حساب رفعت فرمائی وہ صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہی ذات ہے کیونکہ اس آیت میں درجات کو اسم نکرہ کے طور پر استعمال کیا جو تعظیم پر اس طرح دلالت کرتا کہ آپ کی گنتی شمار اور ان کی رفعت و بلندی کسی بھی مخلوق کے وہم وگمان اور تخیلات میں بھی نہیں آسکتی۔

ایک مقام پر انبیاء کرام کے حالات بیان کرنے کے بعد فرمایا!

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ	یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم
فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ط (انعام	انہیں کی راہ چلو۔

(۹۱:

اس آیت میں فرمایا گیا کہ اے محبوب آپ ان تمام انبیاء و مرسلین کے تمام کمالات وصفات کے جامع بن جائیں اس طرح جو صفات و کمالات اور معجزات ان حضرات میں الگ الگ پائی جاتی تھیں وہ سب آپ کی تنہا ذات میں جمع ہو گئیں ہیں اس طرح سب کے کمالات کا مجموعہ ہونے کے باعث آپ سب سے افضل و اکرم ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

__امتیازات مصطفیٰ ﷺ:__

المختصر آپ ﷺ کو رب تعالیٰ نے رحمۃ للعٰلمین جامع صفات، تکمیل دین، رسالت عامہ، حفاظت کتاب، حفاظت سنت نبوی ﷺ، ہمہ گیر سیرت، عصمت کامل، مظہر ذات الٰہی، مظہر صفات الٰہی، ید اللہ، نطق الٰہی، مدار ایمان، شارح کتاب، قرب الٰہی کا مدار، وسیلہ عظیمہ، نشان الٰہی، اول تخلیق، بعثت اخیرہ، ظاہر و باطن، نزول قرآن کا مرکز، تحصیلات کتب الٰہیہ، نصیحت للناس، معلم کتاب و حکمت، نعمت کبریٰ، احسان الٰہی، مطلق قاضی و حکم، مقنن اعظم، وسیلہ طہارت، غناء الٰہی، شفاعت کبریٰ، رفعت ذکر، رفعت درجات، مدار اطاعت الٰہی، مدار رضاء الٰہی، جامع صفات الٰہیہ، امام الانبیاء، تکریز رحمٰن، نور الٰہی، مجسم خلق عظیم، اختیارات الٰہی کے امین، ملکیت الٰہی کے قسیم، وارث فضل عظیم، حیات حقیقی کے بشیر، شاہد الٰہی، مبشر و نذیر، داعی الی اللہ و سراج منیر، محبوب الٰہی عظیم، مامن عذاب الیم، برہان الٰہی، مدار قرب الٰہی، ولایت للمومنین، مدار عزت و تکریم، بنا اخوت و اتحاد، حامل عدل قویم، رحیم و رؤف للمومنین، سلام الٰہی کا مرکز، ممدوح الٰہی، کلمۃ اللہ، صاحب معراج عظیم، صاحب شرح صدر، صاحب شق القمر، صاحب فتح مبین، صاحب جامع الکلم، رعب و دبدبہ کے منصور، صاحب حلت غنیمت، روئے زمین کا مسجد

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بنانا، رضائے مصطفیٰ کی چاہت، درود الٰہی کا مدار، صاحب مقام محمود، مالک کوثر و تسنیم، صاحب جنت نعیم اور خاتم النبیین بنایا۔ اسکے علاوہ ایسے مراتب سے نوازا جو کسی مخلوق کے وہم و گمان میں نہیں آسکتے۔

نہ حسنش غایت دارد نہ سعدی را سخن پایاں بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

خاتم کے لغوی معنی:

عربی لغت اور محاورے کی رو سے ختم کے معنی مہر لگانے، بند کرنے، آخر تک پہنچ جانے اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانے کے ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے **ختم العمل** یعنی **فرغ من العمل** کام سے فارغ ہو گیا۔ **ختم الاناء** برتن کا منہ بند کر دیا اور اس پر مہر لگادی گئی کہ نہ کچھ اس میں سے نکلے اور نہ کچھ اس میں داخل ہو سکے۔ ایسے ہی قرآن مجید میں ہے![[**خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ** کہ اللہ نے انکے دلوں پر مہر لگادی]]۔ نہ کوئی بات انکی سمجھ میں آئے اور نہ پہلے سے جمی ہوئی بات ان کے دلوں سے نکل سکتی ہے۔ اس طرح ہے! **ختام کل مشروب** اس مزے کو کہتے ہیں جو کسی مشروب کے پینے کے بعد آخر میں محسوس ہوتا رہتا ہے۔ **خاتمه کل شیٔ ای عاقبته وآخرته** ہر چیز کے خاتمہ سے مراد اسکی عاقبت اور آخرت ہے (المنجد) **ختم الشیٔ بلغ آخره** کسی چیز کو ختم کرنے کا مطلب ہے کہ اسکے آخر تک پہنچ جانا اسی معنی میں ختم قرآن بولتے ہیں اور قرآن مجید کی آخری سورتوں کو خواتیم کہا جاتا ہے۔ **خاتم القوم آخرهم**۔ **خاتم القوم** سے مراد ہے قبیلے کا آخری آدمی (لسان العرب، قاموس) **خاتم النبین لانه ختم النبوة ای تممها بمجیه** آپ خاتم النبیین ہیں اس لیے کہ حضور ﷺ نے نبوت ختم کر دی یعنی آپ نے اپنے آنے سے نبوت تمام کر دی (مفردات راغب) **قوله خاتم النبیین آخر النبیین خاتم النبیین** کا معنی آخری نبی ہے (نزہۃ القلوب)

ومن اسمائه علیه السلام الخاتم والخاتم وهو الذی ختم النبوة بمجیه (تاج العروس) اور سرکار کے اسماء گرامی میں خاتم اور خاتَم بھی ہے اور اسکے معنی ہیں وہ ذات جن کی جلوہ فرمائی سے نبوت ختم کر دی گئی۔

ختم نبوت کے اصطلاحی معنی:

ختم نبوت کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جو منصب نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تھا وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر آکر ختم ہو گیا اب کوئی نبی یا رسول قیامت تک نہیں آئے گا۔ اس میں کسی کو شک بھی ہو جائے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اس مسئلہ کو اب ہم مندرجہ ذیل

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اقسام ودلائل سے ثابت کرتے ہیں۔

قرآن پاک و ختم نبوت:

قرآن مجید کی بے شمار آیات سے حضور اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ثابت ہے۔اس مختصر مضمون میں سب کا ذکر کرنا تو ممکن نہیں چند ایک کا بیان کیا جاتا ہے!

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ	اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا
لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ	عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں
حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ	پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول
مُّصَدِّقٌ لِّمَا	کہ
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ	تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم
ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ	ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور
عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ط	ضرور اسکی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار
قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا	کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔سب نے
مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ	عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک
تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ	دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ
الْفٰسِقُوْنَ ۝ (آل عمران ۸۱،۸۲)	تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی
	اسکے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

چھ الفاظ میں فرق کرنا ضروری ہے۔

۱)اقرار: گزشتہ زمانہ کی کسی چیز کو اپنے ذمے لینے کا نام اقرار ہے۔

۲)دعویٰ: گزشتہ بات،معاملہ کو دوسرے کے ذمہ لگانا دعویٰ کہلاتا ہے۔

۳)وعدہ: آئندہ زمانہ کے متعلق کسی بات کو زبانی اپنے ذمہ لینے کا نام وعدہ،اس میں بھول کی گنجائش ہے۔

۴)عہد: آئندہ زمانہ کے متعلق کسی بات کو تحریراً پختہ کر لینا عہد یعنی پختہ وعدہ،اس میں انکار و بھول کی گنجائش نہیں۔

۵)میثاق: آئندہ زمانہ کے متعلق کسی بات کو تحریراً،گواہی اور رجسٹری وغیرہ سے پختہ کر لینا تا کہ کسی طرح بھی انکار ممکن نہ ہو سکے میثاق کہلاتا ہے۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

۲) اصر: آئندہ زمانہ کے متعلق کسی بات کو اسٹامپ پیپر پر تحریر کرنا، اس پر گواہ بنانا حکومت کے رجسٹر میں اندراج کر کے اس پر مہر لگانا اور اس کے برخلاف کرنے پر سزا بھی مقرر ہونا اصر (پختہ وعدہ) کہلاتا ہے۔

اس عہد کا قصہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکل کر ہندوستان کو لمبو پہاڑ پر اور حضرت حوا علیہ السلام عرب میں جدہ کے مقام پر اتاریں گئیں تین سو برس کے بعد حضور اکرم ﷺ کے نام کی برکت سے انکی توبہ قبول ہوئی۔ تب نعمان پہاڑ پر انکی پشت سے ان کی ساری اولادوں کی روحیں نکالی گئیں ان ارواح سے رب تعالیٰ نے تین طرح کے عہد لیا ایک تو تمام مخلوق سے تھا کہ کہا گیا **الست بربکم** کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں **قالوا بلی** سب نے "بلی" کہا دوسرا علماء سے عہد لیا گیا کہ تم احکام الٰہیہ کی تبلیغ کرنا اور تیسرا انبیاء کرام سے جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔

اس عہد کا ذکر اس طرح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے گروہ انبیاء کرام سے اس روز ارشاد فرمایا کہ اے گروہ انبیاء جب میں تم کو دنیا میں بھیجوں اور کتاب عطا فرمادوں اور نبوت کا تاج تمہارے سروں پر رکھ دوں اور اپنے بندوں کو تمہارا اُمتی اور تابعدار بنادوں اس وقت جب تمہاری نبوت کا آفتاب پوری آب و تاب کیساتھ چمک رہا ہو اور تمہارے نام کا ڈنکا بج رہا ہو عین اس حالت میں ہمارا یہ شان والا نبی آخر الزماں دنیا میں جلوہ گر ہو جائے تو تمہارا فرض ہوگا کہ تم مع اپنی اُمتوں کے اس محبوب کے اُمتی بن جانا۔ اس محبوب کے آتے ہی تمہارا دین منسوخ ہو جائے گا اور تمہاری کتاب منسوخ ہو جائے گی تمہیں انکا معاون و خدمت گار بننا ہوگا۔ کہو کیا یہ سب تم کو منظور ہے؟ تمام انبیاء نے بخوشی منظور کیا اقرار لینے پر بھی عہد ختم نہ فرمایا گیا حکم ہوا کہ تم اس پر ایک دوسرے کے گواہ بن جاؤ بات پھر بھی ختم نہیں ہوئی فرمایا! ہماری شانِ گواہی بھی اس میں شامل ہے ہم بھی تمہارے اس اقرار پر گواہ ہیں خیال رہے کہ جو کوئی اس عہد و پیمان کے بعد اس نبی پر ایمان لانے سے منہ موڑے گا وہ کافر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اس میں کیا راز ہے کہ اپنی ربوبیت کا اقرار کرایا تو گواہی وغیرہ کی کوئی پابندی نہ ہوئی سب نے صرف **بلیٰ** ہاں کہہ دیا تو بات ختم ہوگئی۔ مگر یہاں اقرار بھی کرایا گواہی بھی لی اور سارے واقعہ میں شاہی گواہ کے طور پر رب تعالیٰ نے خود کو بھی رکھا اور آخر میں اس عہد سے پھرنے والے پر کڑی سزا بھی مقرر فرمائی۔ ذرا غور کریں کہ رب تعالیٰ کے علم میں تھا کہ کوئی بھی نبی حضور اکرم ﷺ کا زمانہ نہ پائے گا پھر بھی یہ اقرار لیا تا کہ اگر یہ پیغمبر آجاتے تو ہم ان کے اُمتی بن جاتے کم از کم ہر نبی اور ان کی اُمتوں کا اس پر ایمان رہے۔ نیز ان کی اُمتیں اس واقعہ کو سن کر اگر آپ کا زمانہ پاویں تو ان پر ایمان لاویں۔ نیز شب معراج میں سارے انبیاء کرام کو آپ کے استقبال

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کے لیے بیت المقدس میں اکٹھا فرمایا لہذا اس رات انبیاء کرام نے اس اقرار نامہ کو ثابت کر دیا کہ سب نے آپ کا ہی کلمہ پڑھا آپ کی ہی اذان سنی اور سب مقتدی بن کر بیت المقدس کی زمین پاک میں آپ کے پیچھے آپ کی ہی نماز پڑھی۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی اقرار نامہ کی بدولت آخر زمانہ میں حضور اکرم ﷺ کے اُمتی ہو کر زمین پر تشریف لائیں گے اور آپ کے دین کی ہی امداد و تبلیغ وحفاظت فرمائیں گے اور اُمت کو دشمنوں سے بچائیں گے۔ نیز حضرت عیسیٰ، حضرت خضر، حضرت ادریس اور حضرت الیاس علیہم السلام جو ابتک زندہ ہیں سب حضور ﷺ پر ایمان لائے بلکہ مفسرین نے فرمایا کہ بیعت رضوان میں حضرت خضر علیہ السلام نے بھی آپ سے بیعت کی (روح البیان) اور حجۃ الوداع میں بہت سے پیغمبروں نے آپ کیساتھ حج کیا (تفسیر نعیمی) اور ہر نبی اپنے اپنے وقتوں میں اپنی نبوت کیساتھ حضور ﷺ کی ختم نبوت کی بھی تبلیغ فرماتا رہا اس وجہ سے آپ کے ہر اُمتی پر آپ کی ختم نبوت پر ایمان لانے کیساتھ ساتھ پہلے انبیاء کرام پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

یہ انبیاء و مرسلین تارے ہیں تم مہر مبیں سب جگمگائے رات بھر چمکے، جو تم کوئی نہیں

تکمیل دین:

پہلے جتنے بھی انبیاء اور رسل اپنی قوموں کی طرف بھیجے گئے وہ سب جو بھی تعلیمات یا کتب یا صحیفے لے کر آئے جن کی ان انبیاء کرام نے اپنی اپنی اُمتوں کو ان کی طرف بلایا وہ سب مذہب تھے اور وہ مکمل رہنمائی نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ کتب اور صحائف خاص قوم، محدود زمانے اور مخصوص وقت تک کے لیے تھیں مکمل نہیں تھیں لیکن حضور اکرم ﷺ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل فرما دی اور آپ کو کامل و جامع دین عطا فرمایا گیا دین وہ ہوتا ہے جو انسان کی ہر شعبے میں ہر وقت اور ہر جگہ رہنمائی کرتا ہے۔ مذہب میں بہت سے شعبے ایسے ہوتے ہیں کہ تشنہ رہ جاتے ہیں کوئی رہنمائی نہیں ملتی۔ لیکن آپ کو وہ دین عطا فرمایا گیا جس میں قیامت تک کسی تنسیخ، ترمیم، کمی یا زیادتی اور کسی طرح کے تغیر و تبدل کی کوئی گنجائش نہیں یہ دین ہر ایک کے لیے ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلیے ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ	آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ	کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ	کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین
دِیْنًا ط (مائدہ:۳)	پسند کیا۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس آیت میں دو چیزوں کی بشارت دی گئی ہے ایک دین کے مکمل ہونے کی اور دوسری نعمتوں کے تمام ہونے کی۔ کامل: وہ ہوتا ہے جس میں نہ کمی ہو سکے اور نہ زیادتی ہو اس لیے دین، عقائد، اصول وقواعد میں نہ کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی فرض نمازیں نہ چھ ہو سکتی ہیں نہ تین، روزے نہ ڈیڑھ ماہ کے اور نہ پون مہینہ کے کیونکہ یہ دین مکمل ہو گیا ہے۔

تمام: وہ کہلاتا ہے جس میں زیادتی تو ممکن ہو مگر کمی نہیں ہو سکتی لہذا اگر نعمت سے مسائل شرعیہ مراد ہیں تو بھی اگر فتوحات مراد ہیں تو بھی زیادتی ممکن ہے کیونکہ قیامت تک شرعی جزیات بڑھتے رہیں گے چنانچہ نوٹ، ٹیلی فون، لاؤڈ سپیکر، انٹرنیٹ اور تار وغیرہ کے شرعی احکام جب ہی نکلے جب یہ چیزیں ایجاد ہوئیں لیکن نکلے انہیں قوانین کی روشنی میں جو حضور ﷺ کے عہد مبارک میں مکمل ہو چکے تھے۔ اس میں بالواسطہ تکمیل وختم نبوت کا اعلان بھی ہے اور اس امر کی صراحت بھی فرما دی گئی کہ اب قیامت تک لوگوں کو ہدایت و رہنمائی کیلئے قرآن مجید اور سنت رسول خدا کے علاوہ کسی اور سرچشمہ ہدایت کی طرف رخ کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب جبکہ دین کامل ہو چکا تو اب کسی اور نبی کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی کیونکہ پہلے سارے انبیاء کرام ذات وصفات الٰہیہ اور ساری غیبی چیزوں کے کسی گواہ تھے حضور اکرم ﷺ مطلق غیبی گواہ ہیں اور ہمیشہ غیبی گواہ پر گواہی ختم ہو جاتی ہے اسکے بعد کسی اور گواہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ لہذا آپ کے بعد اور کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

رسالت عامہ:

حضور اکرم ﷺ سے پہلے انبیاء کرام کسی خاص قوم، خاص مدت کے لیے آتے تھے۔ اپنے اپنے وقتوں میں یہ مقدس ہستیاں اپنی تبلیغ اور ہدایت سے دنیا کو منور فرماتے رہے کہ جب کوئی رسول نئی شریعت لے کر آتا تو پہلی شریعت منسوخ ہو جاتی یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جاری رہا اور پھر آخر میں خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ تشریف لائے۔ آپ کی رسالت کسی خاص قبیلہ، گروہ، کسی خاص علاقہ یا زمانہ یا کسی خاص مخلوق کیلئے نہیں بلکہ آپ تو ساری کائنات اور قیامت تک کیلئے رسول ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے!

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ	بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا
عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ	قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر
نَذِیْرَا ۝ (الفرقان ۱)	سنانے والا ہو۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت میں آپ کو نذیر للعلمین فرمایا گیا ہے اس عالمین میں ملائکہ، جنات، انسان، حیوان،

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نباتات جمادات، غرضیکہ سب عرشی و فرشی اس میں داخل ہیں۔ جس جس کے لیے اللہ تعالیٰ رب ہے ان سب کے لیے حضور ﷺ نذیر ہیں کیونکہ رب العلمین اور نذیر للعلمین میں عالمین ایک ہی ہے اس لیے کوئی بھی مخلوق آپ کی اُمت سے خارج نہیں۔ حضرت نوح اپنے زمانے میں سارے انسانوں کے نبی تھے لیکن وہ ساری مخلوق کے نبی نہیں تھے اور پھر یہ عموم بھی باقی نہ رہا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام تمام انسانوں اور جنات کے بادشاہ و نبی تھے مگر وہ عموم نبوت بھی باقی نہ رہا بعد میں منسوخ ہو گیا اسلیے حضور ﷺ نے فرمایا ہے!

[[ارسلت الی الخلق کافۃ (مشکوۃ و مسلم) کہ میں ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں]]۔

مشکوۃ کی شرح مرقاۃ میں حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں!

[[یعنی تمام موجودات کی طرف ہم نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں جنات ہوں یا انسان، فرشتے ہوں یا حیوانات، جمادات ہوں یا نباتات سب کی طرف آپ رسول ہیں]]۔

اس آیت اور حدیث نے بتلایا کہ جس کو ربوبیت الٰہی سے حصہ ملا اسکو نبوت مصطفائی میں پناہ ملی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر مخلوق کا خالق اور حضور ہر مخلوق کے رسول ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی ابوت (باپ ہونا) صرف انسانوں تک محدود ہے لیکن آپ کی رسالت ہر مخلوق کے لیے ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے!

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سپارہ ۲۲)	اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اور لوگ دنیا میں آئے ہیں لیکن حضور بھیجے گئے ہیں لہذا لوگ خود اپنے ذمہ دار ہیں۔ اور حضور ﷺ کا رب ذمہ دار ہے دنیا میں ہر ایک کے آنے کی نوعیت میں فرق ہے۔ اور حضور گزشتینوں کے بھی نبی ہیں کیونکہ آپ کی رسالت تمام لوگوں کیلیے کافی ہے تو اب کسی اور نبی کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی۔ جیسے رب الناس کے بعد کسی اور رب کی ضرورت نہیں اس لیے آپ نے فرمایا! [[بعثت الی الاحمر والاسود (جواہر البحار) کہ میں ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث ہوا ہوں]]۔ آپ نے پہلے انبیاء کرام کے متعلق فرمایا کہ وہ صرف مخصوص قوم کے لیے مبعوث ہوتے تھے۔ [[کان النبی یبعث الی قومه خاصةً وبعثت الی الناس

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عامة (مشکوۃ و صحیحین) ہر نبی مخصوص طور پر اپنی ہی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا جاتا تھا لیکن میں تمام لوگوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں]]۔

سوائے آپ کی رسالت کے اور کسی کی رسالت کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اسلیے اب آپ کا دین ہی رب کا پسندیدہ دین ہے اور اس دین کے علاوہ اس لیے اب کوئی اور دین رب کی پسندیدگی کا باعث نہیں ہے۔[[اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ قف (العمران ١٩) بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے]]۔ اب سوائے اس کے کوئی دین رب کسی سے ہرگز قبول نہیں فرمائے گا۔

دستور حیات کی حفاظت:

حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ پر نازل ہونے والی کتاب دستور حیات قیامت تک کیلیے ہدایت اور رہنمائی کا مکمل و جامع آخری ضابطہ حیات ہے اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اتنے علاوہ مختلف انبیاء کرام پر صحائف نازل ہوئے ان سب کتب و صحائف کی حفاظت کا کوئی نظام نہیں تھا کیونکہ ان پر عمل کرنے کی مدت مقررہ موجود تھا یہ کتابیں ان کے انبیاء کرام کے علاوہ کسی کو زبانی یاد بھی نہیں ہوتی تھیں اس لیے یہ محفوظ نہ رہ سکیں بلکہ ان کتب کی اصل زبانیں تک زمانے میں مفقود ہو گئیں آج دنیا کے کسی خطہ میں عبرانی و سریانی بولنے والے نہیں پائے جاتے اور نہ ہی ان زبانوں کے کوئی حروف تہجی محفوظ ہیں جب وہ زبانیں ہی زمانے سے مفقود ہو گئیں ہیں تو اصل کتابیں اور ان کے عالم تو بہت دور کی بات ہے اور آج توریت، انجیل اور زبور جس زبان میں بھی ملتی ہیں ان میں بھی وہ آسمانی تعلیمات محفوظ نہیں ہیں اب یہ سب کتابیں تحریف شدہ ہیں لیکن ایک قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جس کی زبان آج بھی فصیح و بلیغ ہے اور اس کے الفاظ آیات و سورتیں تو درکنار اس کی زیر زبر پیش تک بھی ایسی محفوظ ہیں جیسے یہ آسمان سے اتری تھیں کیونکہ آپ قیامت تک کے لیے خاتم النبیین بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ پر نازل ہونے والا ضابطہ حیات خاتم الکتب ہے جس طرح آپ کی نبوت و رسالت کا ڈنکا قیامت تک بجتا رہے گا اسی طرح سے قرآن مجید بھی قیامت تک محفوظ رہے گا تا کہ قیامت تک آنے والے لوگ اس دستور حیات پر عمل کر سکیں۔

نص صریح:

رب تعالیٰ نے آپ کے ختم النبی ہونے کو بڑے فصیح و بلیغ پیرائے میں بیان کیا ہے اس میں خاتم النبیین کے لفظ کو بھی واضح طور پر ارشاد فرمایا۔ اس نص قطعی کے صحیح مفہوم کو ذہن نشین کرنے کے لیے اس کے شان نزول پر غور

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ضروری ہے۔

شان نزول:

حضور اکرم ﷺ کے ایک چہیتے صحابی حضرت زید بن حارثہ تھے جنھیں آپ نے اپنا لے پالک بنالیا تھا ان کا نکاح آپ نے اپنی پھوپھی حضرت اُمیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا سے کردیا تھا۔ نکاح کے بعد ان کی باہم موافقت نہ ہو سکی کیونکہ حضرت زینب حسینہ وجمیلہ آپ کی پھوپھی زاد عالی خاندان تھیں اور حضرت زید سیاہ فام مسکین غلام کی حیثیت سے آئے اور آپ کے خادم بن گئے لہٰذا نباہ نہ ہو سکا حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دیدی۔ عدت گزرنے کے بعد حضرت زید کو حضور ﷺ نے نکاح کا پیغام لیکر حضرت زینب کے پاس بھیجا انہوں نے سر جھکا کر شرم وحیا وادب کیساتھ یہ پیام پہنچایا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس بارے میں کچھ رائے نہیں رکھتی جو میرے رب کو منظور ہو میں اس پر راضی ہوں۔ اس پر رب تعالیٰ نے اپنی مرضی کا اظہار اس طرح فرمایا ہے!

فَلَمَّا قَضٰی زَیۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا	پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو
زَوَّجۡنٰكَهَا (الاحزاب ۳۷)	ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دیدی۔

حضرت زینب فرمایا کرتی تھیں کہ اب بی بیوں کا نکاح تو ان کے اہل قرابت (اولیاء) کرتے ہیں اور میرا نکاح میرے رب نے عرش پر کیا۔ چونکہ حضرت زید بن حارثہ کو آپ نے اپنا متبنّٰی (فرزند منہ بولا بیٹا) فرمایا تھا اس پر بعض کفار نے اعتراض کیا کہ آپ نے اپنے فرزند کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے اسکا جواب رب تعالیٰ نے دیا کہ ایسی حرمت کے احکام تو نسبی فرزند کے ہوتے ہیں ہمارے محبوب تو تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں پھر ان کا فرزند کیونکر ہوگا جب فرزند ہی نہیں تو انکی بیوی آپ پر حرام کیسے ہوگی۔ کیونکہ کفار بیٹے کی منکوحہ کی طرح متبنّٰی (منہ بولے بیٹے) کی منکوحہ سے بھی نکاح حرام سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے عرب کے اس جاہلانہ رواج کو ختم کرنے کے لیے آپ کے اس نکاح کو قیامت تک کے لیے عملی مثال بنادیا کہ مسلمانوں کو اپنے لے پالکوں کی مطلقہ بیویوں سے نکاح کرنے میں کوئی تامل نہ ہو کیونکہ یہ تو لے پالک ہمارے بیٹے ہوتے ہیں اور نہ انکی بیویاں ہماری بہوئیں اور اپنے محبوب ﷺ کو کفار کے اعتراض وطعنہ سے بچانے کے لیے اس سارے معاملے کو اپنی طرف نسبت فرمادیا کہ زَوَّجۡنٰكَهَا کہ ہم نے آپ کا نکاح ان سے کردیا کہو اب مجھ پر کون اعتراض کرتا ہے؟ ارشاد ہوا!

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ	محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (احزاب ۴۰)	میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

آیت کے جملوں میں مناسبت:

مذکورہ آیت کو بغور دیکھنے سے مندرجہ ذیل انکشافات ہوتے ہیں

☆ امام رازی فرماتے ہیں!

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُم فرمانے سے ہر قسم کی ابوت، شفقت ومحبت کی نفی کا شبہ پیدا ہوتا تھا اس لیے اس شبہ کا ازالہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰه سے فرمایا گیا۔ یعنی روحانی طور پر تمہارے شفیق مہربان اور تمہارے لیے واجب التعظیم ہیں بلکہ یہ اوصاف ان میں باپ سے بڑھ کر پائے جاتے ہیں پھر فرمایا گیا وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور یہ رسول عربی ﷺ تو سراپا رحمت وشفقت ہیں اس لیے کہ یہ آخری نبی ہیں جن کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ایسا نبی تو اُمت پر بہت زیادہ شفیق ومہربان ہوتا ہے کیونکہ ان کی مثال اس باپ کی طرح ہے جو یہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اسکی اولاد کا کوئی مربی وداتا لیق نہیں ہے بلکہ ایسے باپ کے دل میں جو محبت وشفقت ورحمت کی دنیا آباد ہوتی ہے وہ سب پر ظاہر ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۲۶)

☆ علامہ زمخشری فرماتے ہیں!

محمد تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور ہر رسول کی طرح رحمت وشفقت اور آداب و حقوق میں اپنی اُمت کے باپ ہیں مگر حقیقی باپ نہیں اسلیے کہ اگر انکا کوئی حقیقی بالغ لڑکا ہوتو یہ آخری نبی نہ ہوں بلکہ انکے بعد انکے فرزند کو نبوت ملے حالانکہ یہ آخری نبی ہیں (تفسیر کشاف)

بعینہٖ یہی مفہوم تفسیر ابوالسعود اور تفسیر صاوی میں بھی ہے۔

اس مقام پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے لیے بیٹا ماننے پر یہ کیوں ضروری ہے کہ ان کے بیٹے کا منصب منصب نبوت مانا جائے جبکہ بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام کی اولاد کو نبوت تو نبوت ایمان تک نصیب نہ ہوا جیسا کہ قرآن مجید خود شاہد ہے اسکے جواب میں علامہ صاوی فرماتے ہیں!

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

[[اللہ تعالیٰ نے بعض رسولوں کی اولاد کو نبوت دے کران کی عزت افزائی فرمائی ہے
جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے رسول تو سب رسولوں سے اکرم وافضل ہیں
اس لیے اگر آپ کی اولاد نرینہ ہوتی تو آپ کی عزت افزائی کے لیے انہیں ضرور نبوت
دی جاتی کیونکہ آپ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری کے مصداق ہیں]]۔(صاوی)

علامہ صاوی نے یہ جواب صرف عقیدت ومحبت میں دوب کر نہیں دیا ہے بلکہ اسکی توثیق میں اجلہ صحابہ کے اقوال وآثار موجود ہیں۔جیسا کہ رئیس المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

ان اللـه لما حكم ان لا	اللہ تعالیٰ نے جب مقرر فرمادیا کہ
نبی بعده لم يعطه ولداً	حضور کے بعد کوئی نبی نہیں تو انہیں کوئی
ذكراً يصير رجلاً (تفسیر خازن ج۳)	بیٹا جو مرد کہا جا سکے نہ دیا۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان صحیح بخاری شریف میں ہے!

لو قدرا ان يكون بعده	اگر حضور کے بعد نبی مقدر ہوتا تو
نبی لعاش ابراهيم۔	ابراہیم زندہ رہتے۔

کفار و مشرکین کا پہلا اعتراض یہ تھا کہ حضور نے اپنے بیٹے کی منکوحہ کو اپنے نکاح میں لے لیا ہے۔
اسکے جواب میں فرمایا گیا کہ وہ محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔
دوسرا اعتراض یہ تھا کہ حقیقی بیٹے کی منکوحہ نہ سہی منہ بولے بیٹے کی ہی سہی مگر اس سے نکاح کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

اسکے جواب میں فرمایا گیا ہاں اللہ کے رسول ہیں جن کے فرائض میں ہے کہ وہ حلال چیز جس کو سماج کی بندشوں نے حرام کر رکھا ہے اسے رسم ورواج کی بے جا جکڑ بندیوں سے آزاد کرائیں اور اس کی حلت خوب اچھی طرح ثابت کردیں تا کہ اس کے جواز وحلت میں شک وشبہ کی گنجائش بھی باقی نہ رہے پھر تاکید اً فرمایا گیا کہ وہ خاتم النبیین اور سب نبیوں میں پچھلے نبی ہیں۔یعنی انکے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے جو معاشرہ کی جاہلانہ برائیوں کو دور کر سکے اس لیے اور شدید ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ عملاً اس جاہلانہ رسم کو مٹا کر جائیں تا کہ اُمت میں منہ بولے بیٹے کی منکوحہ سے نکاح کرنے میں قیامت تک کوئی نفرت باقی نہ رہے۔

ختم نبوت احادیث کی روشنی میں:

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ختم نبوت کے متعلق تمام ارشادات گرامی کو احاطہ تحریر میں لانے کی تو یہاں گنجائش نہیں چند صحیح ترین احادیث مبارکہ پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔

اسماء النبی ﷺ:

[[نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی ہوں مجھ سے رب تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے میں حاشر ہوں یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں میں جمع کیے جائیں گے۔ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ نبی ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو]]۔(متفق علیہ مشکوۃ)

آخری اینٹ:

[[سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا! میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس عمارت کی سی ہے جو نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے تھے مگر کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں]]۔(بخاری)

خلفاء رسول:

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لانبي بعدي وستكون خلفاء فتكثر (متفق علیہ)

فرمایا! بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اسکا جانشین ہوتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

امتیازات محمدی ﷺ:

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

[[حضور ﷺ نے فرمایا چھ باتوں میں مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے ۱)مجھے جوامع الکلم عطا کیے ہیں ۲)میرا رعب لوگوں پر ڈال کر میری مدد فرمائی گئی ہے ۳)مال غنیمت حلال فرمایا گیا ہے۔ ۴)ساری روئے زمین میرے لیے مسجد بنا دی گئی ہے ۵)تمام مخلوق کے لیے مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے ۶)انبیاء کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے]]۔ (مسلم و ترمذی)

خاتم الانبیاء:

قال النبی ﷺ انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر (دارمی و مشکوۃ)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں رسولوں کا پیشوا ہوں اور اس پر مجھے فخر نہیں اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں اور اس پر مجھے فخر نہیں۔

انقطاع نبوت:

قال النبی ﷺ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی، مسند احمد، جامع صغیر)

بے شک رسالت و نبوت ختم ہو چکی میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

اعلان:

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ ابن عمرو بن العاص کو یہ کہتے ہوئے سنا!

[[کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے دولت خانہ سے نکل کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے اس انداز سے کہ گویا آپ ہم سے رخصت ہو رہے ہیں آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ میں محمد نبی امی ہوں پھر فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں]] (مسند امام احمد)

مقام عمر رضی اللہ عنہ:

نبی ﷺ نے فرمایا!

[[میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتے]]۔ (متفق علیہ)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نسبت علی رضی اللہ عنہ:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا!

[[میرے ساتھ تمہاری نسبت وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کیساتھ حضرت ہارون علیہ السلام کی تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے]]۔(متفق علیہ)

کذابین:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

[[میری اُمت میں ۳۰ تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں]]۔(ابو داؤد)

یہ دس احادیث مبارکہ ہیں اور ان کے علاوہ اس سلسلہ میں بکثرت صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے روایات کی ہیں اور اکثر محدثین نے انہیں بہت سی قوی اسناد کیساتھ اپنی کتب میں نقل کیا ہے جن سے معلوم ہوا ہے کہ حضور ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے اور مختلف الفاظ میں اس امر کی تصریح فرما دی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم ہو گیا ہے اور آپ کے بعد جو لوگ بھی رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کریں وہ سب کے سب دجال و کذاب ہیں قرآن مجید کے الفاظ خاتم النبیین کی اس سے زیادہ مستند معتبر اور قطعی الثبوت تشریح اور کیا ہو سکتی ہے۔سید عالم ﷺ کا ارشاد تو خود سند و حجت قاطعہ ہے مگر جب وہ قرآن کی کسی نص قطعی اور محکم آیت کی شرح کر رہا ہو پھر تو وہ اور بھی زیادہ قوی حجت بن جاتا ہے اس سے بڑھ کر قرآن مجید کی صحیح تفسیر کونسی ہو سکتی ہے۔

صحابہ کرام کا اجماع:

قرآن مجید اور فرمان خیر الانام کے بعد تیسرے درجے میں اہم ترین حیثیت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اجماع کی ہے۔یہ بات تمام معتبر تاریخی روایات سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے فوراً بعد جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور جن لوگوں نے ان کو تسلیم کیا ان سب کے خلاف صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے متفقہ طور پر جنگ کی اس سلسلہ میں خصوصاً مسیلمہ کذاب کا معاملہ قابل ذکر ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے یہ مسئلہ درپیش تھا۔مسیلمہ کذاب حضور ﷺ کی نبوت کا منکر نہیں تھا بلکہ اسکا دعویٰ تھا کہ معاذ اللہ اسے حضور ﷺ کیساتھ شریک نبوت بنایا گیا ہے اس نے حضور ﷺ کے وصال سے پہلے جو عریضہ آپ کو

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لکھا تھا اسکے الفاظ یہ ہیں!

[[مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف آپ پر سلام ہو آپ کو معلوم ہو کہ میں آپ کیساتھ نبوت کے کام میں شریک کیا گیا ہوں]]۔(طبری ج دوم ص ۳۹۹ طبع مصر دز صحت المجالس)

اسکے علاوہ مورخ طبری نے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ مسیلمہ کے ہاں جو اذان دی جاتی تھی اس میں اشھد ان محمد رسول اللہ کے الفاظ بھی کہے جاتے تھے۔اس صریح اقرار محمدی کے باوجود سے صحابہ کرام نے کافر اور خارج از ملت قرار دیا اور اس سے جنگ کی گئی۔تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ قبیلہ بنو حنفیہ کے لوگ نیک نیتی کیساتھ اس پر ایمان لائے تھے اور انہیں واقعتاً اس غلط فہمی میں ڈالا گیا تھا کہ حضور ﷺ نے اس کو خود شریک رسالت کیا ہے۔نیز قرآن کی آیات کو ان کے سامنے مسیلمہ پر نازل شدہ آیات کی حیثیت سے ایک ایسے شخص نے پیش کیا تھا جو مدینہ طیبہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر کے گیا تھا۔(البدایہ والنہایہ)

پھر یہ کہنے کی بھی گنجائش نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ ان کے خلاف ارتداد کی بناپر نہیں بلکہ جرم بغاوت میں جنگ کی تھی کیونکہ اسلامی قانون کی رو سے باغی مسلمانوں کے خلاف اگر جنگ کی نوبت آجائے تو ان کے قیدیوں کو غلام نہیں بنایا جاسکتا۔مسلمان تو درکنار اگر ذمی بھی باغی ہو جائیں تو گرفتاری کے بعد ان کو غلام یا لونڈی بنانا جائز نہیں لیکن مرتدین (جو دین اسلام سے پھر جائیں) کے قیدیوں کو غلام اور لونڈی بنایا جاتا ہے۔اس لیے جب مسیلمہ اور اسکے پیروؤں پر چڑھائی کی گئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمادیا کہ ان کی گرفتار ہونے والی عورتوں مردوں اور بچوں کو غلام اور لونڈیاں بنایا جائے اور جب وہ لوگ قید ہوئے تو فی الواقع انکو غلام بنایا گیا۔چنانچہ انہیں میں سے ایک لونڈی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی جس کے بطن سے تاریخ اسلام کی ایک مشہور و معروف شخصیت محمد بن حنیفہ نے جنم لیا۔حنفیہ لونڈی اسی جنگ یمامہ میں ہی گرفتار ہوئیں تھیں۔(البدایہ والنہایہ ج ٦)

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جس کی بناء پر مسیلمہ اور اسکے پیروؤں سے جنگ کی تھی وہ بغاوت کا جرم نہ تھا بلکہ ارتداد کا جرم تھا۔

علمائے اُمت کا اجماع:

اجماع صحابہ کے بعد چوتھے نمبر پر مسائل دینیہ کے ثبوت کے لیے جو چیز حجت ہے وہ دور صحابہ کرام کے بعد علماء اُمت کا اجماع ہے چنانچہ پہلی صدی سے لیکر آج تک ہر زمانہ اور ہر مسلم ملک کے علماء اس عقیدہ پر متفق ہیں کہ محمد

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی شخص کسی طرح کا بھی نبی نہیں ہو سکتا اور جو بھی آپ کے بعد اس منصب کا دعویٰ کرے یا کوئی ایسے شخص کو مانے وہ کافر ہے مرتد ہے اور خارج از اسلام ہے چند شواہد تحریر کیے جاتے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: (۸۰ھ تا ۱۵۰ھ)

کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات و دلائل پیش کروں اس پر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!

[[جو شخص اس سے نبوت کی کوئی علامت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں کہ لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں]]۔(مناقب امام اعظم لا ابن احمد المکی)

علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ: (۲۲۴ھ تا ۳۱۰ھ)

اپنی مشہور تفسیر قرآن میں خاتم النبیین والی آیت کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ!

[[جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی اب قیامت تک یہ دروازہ کسی کے لیے نہیں کھلے گا]]۔(تفسیر ابن جریر ج ۲۳)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ: (۵۴۳ھ تا ۶۰۹ھ)

اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں!

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا يعنى علمه بكل شىء دخل ان لا نبى بعده (تفسیر کبیر ج ۶)

یعنی اسکو ہر چیز کا علم ہے۔اس میں یہ بھی ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ: (۲۳۹ھ تا ۳۲۱ھ)

اپنی کتاب "عقیدہ سلفیہ" میں سلف صالحین اور خصوصاً حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے عقائد بیان کرتے ہوئے نبوت کے بارے میں یہ عقیدہ تحریر فرماتے ہیں!

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

[[اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ بندے چیدہ نبی اور پسندیدہ رسول ہیں اور وہ خاتم الانبیاء امام الاتقیاء، سید المرسلین اور حبیب رب العٰلمین ہیں اور ان کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ گمراہی اور خواہش نفس کی بندگی ہے]]۔(شرح الطحاویہ فی العقیدہ والسلفیہ دار المعارف مصر)

<u>صاحب تفسیر ابو السعود رحمۃ اللہ علیہ</u>:(۱۴۹۲ء تا ۱۵۷۴ء)

وخاتم النبین ای کان آخرهم الذی ختموا به و قری بكسر التاء ای كان خاتمهم و يريده قرأة ابن سعود ولكن نبيا ختم النبين (ابو السعود ذیل حاشیہ الکبیر)

یعنی حضور تمام نبیوں میں پچھلے نبی ہیں اور ایک قرأت تا کے زیر کیساتھ خاتم ہے جس کے معنی آخر الانبیاء ظاہر ہیں اور حضرت ابن سعود کی قرأت بکسر التاء کی ہی تائید کرتی ہے دونوں قرأت کی بنا پر معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔

<u>علامہ ابن حزم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ</u>:(۳۸۴ھ تا ۴۵۶ھ)

لکھتے ہیں!

یقیناً وحی کا سلسلہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد منقطع ہو چکا ہے دلیل اسکی یہ ہے کہ وحی نہیں ہوتی مگر ایک نبی کی طرف اور اللہ عزوجل فرما چکا ہے کہ محمد نہیں ہیں تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔

<u>علامہ ابو القاسم الزمخشری</u>:(المتوفی ۱۱۴۳ء)

فرماتے ہیں!

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وخاتم بفتح التاء بمعنی الطابع و بکسرها بمعنی الطابع و فاعل الختم تقویة قرأة ابن مسعود ولکن نبیا ختم النبیین (الکشاف ج۳ ص۱۸۶)	اور خاتم تا کے زبر کیساتھ بمعنی آلہ مہر اور تا کے زیر کیساتھ بمعنی مہر کرنے والا اور بعد کی قرأت کی تقویت حضرت ابن مسعود کی قرأت ختم النبیین سے ہوتی ہے۔

محی السنہ علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ: (المتوفی ۵۱۰ھ)

اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں!

[[اللہ نے آپ کے ذریعہ سے نبوت کو ختم کیا پس آپ انبیاء کے خاتم ہیں اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا]]۔ (ج۳ ص۱۵۸)

ابن کثیر: (المتوفی ۷۷۴ھ)

فرماتے ہیں!

فهذه الاية نص فی السنه لا نبی بعده واذا کان لا نبی بعده فلا رسول بعده بالطریق الاولیٰ والاخریٰ لانه مقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان کل رسول نبی ولا ینعکس (تفسیر ابن کثیر)	یہ آیت اس امر پر نص ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول کیسے ہو سکتا ہے اس لیے کہ وجہ رسالت وجہ نبوت سے خاص ہے۔ ہر رسول نبی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ: (۹۱۱ھ)

فرماتے ہیں!

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

[[وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ یعنی اللہ اس بات کو جانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو آپ کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے]]۔

الشیخ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ: (المتوفی ۱۱۲۷ھ)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

[[عاصم نے لفظ خاتم کے تا کو زبر کیساتھ پڑھا ہے جس کے معنی آلہ ختم (جس سے مہر کی جاتی ہے) جیسے طابع اس چیز کو کہتے ہیں جس سے ٹھپا لگایا جائے مراد یہ ہے کہ نبی ﷺ انبیاء میں سب سے آخر تھے جن کے ذریعہ سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگادی گئی۔ فارسی میں اسے مہر پیغمبراں کہیں گے یعنی آپ سے نبوت کا دروازہ سر بمہر کردیا گیا اور پیغمبروں کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔ باقی قاریوں نے اسے تا کے زیر کیساتھ خاتم پڑھا ہے یعنی آپ مہر کرنے والے تھے فارسی میں اس کو مہر کنندہ پیغمبراں کہیں گے اس طرح یہ لفظ بھی خاتم کا ہم معنی ہے۔ اب آپ کی اُمت کے علماء آپ سے صرف میراث ولایت پائیں گے نبوت کی میراث آپکی ختمیت کے باعث ختم ہو چکی اور عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کے بعد نازل ہونا آپ کے خاتم النبیین ہونے میں قادح نہیں ہے کیونکہ خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائیگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے اور وہ جب نازل ہوں گے تو شریعت محمدی ﷺ کے پیروکی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ آپ کے ہی قبلہ (کعبہ) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے آپ کی اُمت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے نہ انکی طرف وحی آئے گی اور نہ وہ نئے احکام دیں گے بلکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہوں گے۔۔۔ اور اہل سنت و جماعت اس بات کے قائل ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! لانبی بعدی۔ اب جو کہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی ہے تو اسکو کافر مرتد قرار دیا جائے گا کیونکہ اس نے نص کا انکار کیا اور اس طرح اس شخص کی بھی تکفیر کی جائے گی جو اس میں شک کرے کیونکہ حجت حق کو باطل سے ممیز کرتی ہے اور جو شخص محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اسکا دعویٰ باطل کے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتا]]۔ (تفسیر روح البیان ج ۲۲)

علامہ شوکانی: (المتوفی ۱۲۵۵ھ)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فرماتے ہیں!

[[جمہور نے لفظ خاتم کوتا کے زیر کیساتھ پڑھا ہے اور عاصم نے زبر کیساتھ پہلی قرأت کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے انبیاء کو ختم کیا یعنی آپ سب کے آخر میں آئے اور دوسری قرأت کے معنی یہ ہیں کہ آپ انکے لیے مہر کی طرح ہو گئے جس کے ذریعہ سے ان کا سلسلہ سر بمہر ہو گیا جس کے شمول سے انکا گروہ مزین]] ۔(تفسیر فتح القدیر ج ۱۴)

علامہ الشیخ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ:(المتوفی ۱۲۷۰ھ)

[[نبی کالفظ رسول کی بہ نسبت عام ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے خود بخود لازم آتا ہے کہ آپ خاتم المرسلین بھی ہوں اور آپ کے خاتم انبیاء و رسل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس دنیا میں وصف نبوت سے آپ کے متصف ہونے کے بعد اب جن وانس میں سے ہر ایک کے لیے نبوت کا وصف منقطع ہو گیا]] ۔(تفسیر روح المعانی ج ۲۲)

حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ:(المتوفی ۱۱۳۰ھ)

هذه الاية تدل على ختم النبوة على نبينا صريحا والمقصود انه يعني من الاية ختم النبوة على نبينا عليه السلام (تفسیرات احمدیہ ص ۲۹۹)	یہ آیت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے کی کھلی دلیل ہے اور اس آیت کا مقصود و مفہوم یہ ہے کہ ہمارے حضور ﷺ پر نبوت ختم ہے۔

ختم نبوت کی عقلی دلیل:

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں سے ہے جس پر ہر شخص کے ایمان اور کفر کا انحصار ہے۔ ایک شخص نبی ہو اور آدمی اس پر ایمان نہ لائے تو کافر اور اسی طرح کسی غیر نبی کو نبی مان لے تو بھی کافر ہو جاتا ہے۔ اس لیے ابتداء سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سبھی انبیاء حضور اکرم ﷺ کی بشارت دیتے چلے آئے ہیں۔

اگر بالفرض محال آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا ہوتا تو رب تعالیٰ قرآن پاک میں اور خود سید عالم ﷺ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صاف الفاظ میں اس کی تصریح فرما دیتے اور آپ دنیا سے اس وقت تک پردہ نہ فرماتے جب تک اپنی اُمت کو اچھی طرح خبردار نہ کر دیتے کہ میرے بعد بھی انبیاء آئیں گے جیسا کہ پہلے تمام انبیاء کرام کی کتابوں میں اور خود وہ ہستیاں آپ کی آمد کی نشانیاں بتا کر آپ پر ایمان لانے کی تاکید فرماتے رہے۔ قرآن فرماتا ہے!

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ	کہا! اے بنی اسرائیل میں تمہاری
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ	طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی
مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ	کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوں
التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ	اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوں جو
يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ	میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا
اَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَهُمْ	نام احمد ہے پھر جب احمد ان کے پاس
بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ	روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے
مُّبِيْنٌ O۔ (الصف ٦)	بولے یہ کھلا جادو ہے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ آپ ہی آخری رسول ہیں جن کے آنے کی مسیح علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی۔ نیز انہوں نے صرف اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی بشارت دی تھی۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سواء حضور کے اور کوئی نبی نہیں آیا اور آپ کا نام پہلے ہی مشہور ہو چکا تھا۔

گھر کا بھیدی:

اس سے پہلے جو کچھ بیان ہوا وہ تو دلائل سے استدلال کیا گیا ہے اب ہم آپ کو قادیانی جماعت کے متعلق کچھ معلومات پہنچاتے ہیں جو ہم میں سے اکثر کو معلوم ہی نہیں ہوتیں۔ لہذا معلوم ہونا چاہیے کہ قادیانی جماعت کے بانی نبی کذاب مرزا غلام احمد قادیانی جس نے اپنی اُمت کے لیے اپنی کتابوں میں مختلف تاثرات چھوڑے ہیں یہی وجہ ہے کہ مرزا کے مرنے کے بعد اس کی اُمت تین فرقوں میں بٹ گئی۔

۱) اروپی فرقہ:

یہ فرقہ مرزا غلام احمد کو تشریعی (صاحب شریعت) نبی مانتا تھا۔ یہ فرقہ اسلام سے براہ راست متصادم ہونے کی وجہ سے زندہ نہ رہ سکا اور اپنی موت خود مر گیا اس عقیدہ کے ماننے والا اب کوئی فرد موجود نہیں۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

۲) قادیانی جماعت:

یہ وہ فرقہ ہے جو خود کو مرزا کا سچا جانشین کہتا ہے اس کی قیادت مرزا کے صاحبزادوں کے ہاتھ میں ہے اب ان کا مرکز اسرائیل میں ہے یہ مرزا کو غیر تشریعی نبی مانتا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ انکے بھائی ہارون علیہ السلام تھے۔ یہ بھی کافر ہے۔

۳) لاہوری جماعت:

یہ وہ فرقہ ہے جس کا سربراہ مولوی محمد علی لاہوری ہے۔ اسکا مؤقف یہ ہے کہ مرزا مسیح موعود ہیں (یعنی وہ عیسیٰ جن کے آنے کا وعدہ ہے) نبی نہیں ہیں مرزا نے کہیں بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔ جہاں کہیں نبوت کے الفاظ ملتے ہیں وہاں اصطلاحی معنی نہیں بلکہ مجاز واستعارہ اور صوفیانہ اصطلاحات مراد ہیں یہ فرقہ بھی کافر ہے۔ مولوی محمد علی لاہوری کی قرآن مجید کی تفسیر ترجمۃ القرآن کے نام سے انگریزی میں مشہور ہے جو تفسیر بیان القرآن سرسید علی گڑھی کے ذہن وفکر کی آئینہ دار ہے جس میں معجزات اور خوارق کی تشریح وتفسیر اس طرح کی گئی ہے کہ جدید نظریات وافکار قبول کر سکیں اور اس تفسیر میں عرف واستعمال، زبان ومحاورہ، علماء سلف وخلف کی کاوشوں اور سیاق وسباق سب کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی لاہوری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں!

> [] انبیاء علیہ السلام ایک قوم ہیں اور کسی قوم کا خاتم یا خاتِم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے یعنی ان میں سے آخری ہونا پس نبیوں کے خاتم کے معنی نبیوں کی مہر نہیں بلکہ آخری نبی کے ہیں۔ یہاں ان سب احادیث کے نقل کرنے کی گنجائش نہیں جن میں خاتم النبیین کی تشریح کی گئی ہے یا جن میں آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہ آنا بیان کیا گیا ہے اور یہ احادیث متواترہ ہیں جو صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں اور اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہیں۔۔۔۔۔۔ اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے سے انکار کرنا بینات اور اصول دینی سے انکار ہے [] ۔ (بیان القرآن ج سوم ص ۱۶ ۔ ۱۵ ۱۵ تفسیری صفحہ ۱۲۵۹ ماخوذ از عقائد اہل السنت)

منکرین ختم نبوت کے احکام:

مسئلہ ختم نبوت دین اسلام کے اساسی اور بنیادی مسائل میں سے سب سے اہم ہے اس لیے ائمہ شریعت

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نے صاف اور صریح الفاظ میں فرمادیا ہے کہ جو اس مسئلہ میں سواد اعظم کے خلاف ہو وہ خارج از اسلام اور کافر ہوگا کچھ علماء وائمہ شریعت کے اقوال درج کیے جاتے ہیں۔

علامہ ابن نجیم: (المتوفی ۹۷۰ھ)

اصول فقہ کی کتاب میں لکھتے ہیں!

از لم یعرف ان محمد ﷺ اخر الانبیآء فلیس بمسلم لانه من الضروریات۔	جو حضور ﷺ کو آخری نبی نہ جانے وہ مسلمان نہیں اس لیے کہ سرکار کو آخری نبی جاننا ضروریات دین میں سے ہے۔(الاشباہ والنظائر مطبع منظری)

فتاویٰ عالمگیری:

میں یوں لکھا ہے!

اذ لم یعرف الرجل ان محمد ﷺ اخر الانبیآء علیهم وعلی نبینا السلام فلیس بمسلم۔	جو شخص حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی نہ جانے وہ مسلمان نہیں۔(عالمگیری ج ۲ ص ۱۸۳ مکتبہ رحیمیہ)

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی:

فرماتے ہیں!

وکونه ﷺ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب و صدعت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی و یقتل ان امر۔	حضور اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ثابت ہے اور اُمت کا اس پر اجماع ہے تو اس کے خلاف دعویٰ کرے اس کی تکفیر کی جائے گی اور اصرار کرنے پر قتل کر دیا جائے گا[] (روح المعانی ج ۷ ص ۶۵)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

علامہ شہرستانی: (المتوفی ۵۴۸ھ)

[[اور اس طرح جو کہے کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا ہے (بجز عیسیٰ علیہ السلام کے) تو اس کے کافر ہونے میں دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہیں ہے]]۔ (الملل والنحل ج ۳)

علامہ ملا علی قاری: (المتوفی ۱۰۹۶ھ)

ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے (شرح فقہ اکبر)

علامہ ابن کثیر: (المتوفی ۷۷۴ھ)

[[قد اخبر الله تبارك و	بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور
تعالیٰ فی کتابه ورسوله	رسول اللہ ﷺ نے حدیث متواترہ میں خبر
ﷺ فی السنة المتواتره	دیدی کہ سرکار کے بعد کوئی نبی نہیں تا کہ
عنه انه لا نبی بعده	لوگ جان لیں کہ جو شخص نبوت ورسالت کا
لیعلمون ان کل من ادعی	دعویٰ کرے وہ جھوٹا، مفتری، دجال، گمراہ
هذا المقام فهو كذاب افاك	اور گمراہ گر ہے اگر چہ اس سے خرق عادت
دجال ضال مضل ولو	ہو اور وہ شعبدے دکھائے اور طرح طرح
تحرق و شعبدواني بانواع	کے جادو طلسمات اور نیرنگیاں پیش کرے
السحر ولطلاسم دالیز	عقلمند جانتے ہیں کہ یہ سب دھوکہ اور
نجیات فکلها محال و	فریب ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳)
ضلال عند اولی الاباب۔	

علامہ تورپشتی:

[[وان کس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود وآں کس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر است۔ جو شخص یہ کہے کہ سرکار ﷺ کے بعد نبی ہوا تھا یا ہوگا اور وہ شخص جو کہے کہ امکان ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ کے بعد نبی ہو وہ کافر ہے]]۔ (المعتمد فی المعتقد بحوالہ بشیر القادری بشرح صحیح البخاری)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عقیدہ ختم نبوت اور پاکستان:

عصر حاضر میں خصوصاً پاکستان جیسے نظریاتی ملک کے حوالے سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن تاریخی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس دن پاکستان کی منتخب قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیدیا۔ یہ دراصل ۱۹۵۳ء کے تمام مکاتب فکر کے ۳۳ علماء کا دیرینہ مطالبہ تھا جب ۱۹۷۴ء میں آئین پاکستان میں ان الفاظ کا اضافہ کیا گیا۔

آرٹیکل نمبر ۲۶۰:

جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا یا حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان لاتا ہے وہ از روئے آئین و قانون مسلمان نہیں۔

آرٹیکل نمبر ۱۰۶ کلاز نمبر ۳:

صوبائی اسمبلیوں میں بلوچستان، پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کی کلاز نمبر ا میں دی گئی نشستوں کے علاوہ ان اسمبلیوں میں عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں، بدھوں، پارسیوں اور قادیانیوں کے شیڈول کاسٹ کیلئے اضافی نشستیں ہوں گی۔

آرڈیننس:

اس ترمیم کے بعد بھی قادیانی سرگرمیوں کی روک تھام نہ ہو سکی جذبات کی آگ پھر بھڑکنے والی تھی کہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء کو مندرجہ ذیل آرڈیننس نافذ کیا گیا!

[[ہرگاہ کہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ قادیانی گروہ لاہوری گروہ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لیے قانون میں ترمیم کی جائے ہرگاہ کہ صدر پاکستان کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جو فوری کارروائی کے متقاضی ہیں لہذا پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کی تعمیل میں اور ان تمام اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے جو اس سلسلہ میں انہیں حاصل ہیں صدر پاکستان حسب ذیل آرڈیننس وضع اور نافذ کرتے ہیں]]۔

مختصر عنوان اور آغاز:

۱)☆☆☆اس آرڈیننس کا نام قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کا خلاف اسلام سرگرمیوں کا ارتکاب

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(ممانعت وسزا) آرڈیننس ہوگا ہے۔

ب)☆☆☆ یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے اثر والا آرڈیننس:

اس آرڈیننس کی دفعات عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے علی الرغم نافذ ہوں گے۔

حصہ دوم: مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰)

مجموعہ تعزیرات پاکستان وقانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ کے باب پندرہ میں دفعہ ۲۹۸ کے بعد حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔

۲۹۸ ب) بعض مقدس ہستیوں اور متبرک مقامات کے لیے مخصوص القاب و آداب صفات وغیرہ کا غلط استعمال:

۱) قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص کسی تقریر یا تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے رسول پاک حضرت محمد کے کسی خلیفہ یا صحابی کے سوا کسی اور شخص کو امیر المومنین، خلیفۃ المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی، رضی اللہ عنہ، رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے افراد خاندان (اہلبیت) کے سوا کسی اور کو اہلبیت یا اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے نام سے پکارے گا یا اس کا حوالہ دے گا وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص کسی تقریر یا تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کے لیے بلانے کے طریقے یا شکل کو اذان سے موسوم کرے گا یا مسلمانوں کے طریقے کے مطابق اذان کہے گا وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) نیز جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

۲۹۸۔ج) قادیانی گروہ وغیرہ کا اپنے آپ کو مسلم کہلانے اپنے عقیدے کی تبلیغ کرنے یا نشر واشاعت کرنے والا شخص:

قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص اپنے آپ کو بلا واسطہ یا بالواسطہ مسلم کہلاتا ہے یا اپنے عقیدے کو اسلام کہتا یا ظاہر کرتا ہے یا دوسروں کو تقریر تحریر یا واضح علامت یا کسی بھی اور طریقے سے اپنے عقیدے کی دعوت دیتا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا نیز جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔ (بشکریہ قومی ڈائجسٹ)۔

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عقیدہ ختم نبوت:

ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری

عقیدہ ختم نبوت:

اللہ تبارک وتعالیٰ خالق ارض وسماء ہے۔اسی نے یہ جہان رنگ وبو پیدا کیا اور پھر ذوقِ تجسس قوتِ تسخیر اور جذبہ تعمیر دے کر حضرتِ انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔اپنے خالق و مالک کی عطا سے انسان ہمیشہ اس کائنات کی تسخیر اور تزئین و آرائش میں مصروف رہا۔مگر حُسن افزونی اور جمال آرائی کے ہنگاموں کے ساتھ ساتھ وجود، مقصدِ تخلیق اور اپنے خالق کے سراغ کی خواہش وتمنا میں مضطرب اور سرگرداں بھی رہا۔یہ اسکی خوش بختی کہ اس کے خالق نے تخلیق کرنے کے بعد گمراہی وضلالت اور حیرت والادویت کے صحراؤں میں بھٹکنے کے لیے اسے تنہا نہ چھوڑا بلکہ رشد وہدایت کے لیے نبیوں اور رسولوں کا سنہری سلسلہ شروع فرمایا۔اس نے یکے بعد دیگرے پے درپے رسول بھیجے۔کسی کو ایک قریہ اور بستی کا نبی بنا کر بھیجا، کسی کو ایک علاقے اور ایک خطے کا نبی بنا کر بھیجا اور کسی کو ایک عہد اور زمانے کا رسول بنا کر بھیجا۔تاریخی ادوار میں انسانی قافلے جس جس مرحلے سے گزرتے رہے خالق کائنات عزوجل اسی کے مطابق نبی اور رسول مبعوث فرماتا رہا۔ہر عہد کے انسانوں کی فوز وفلاح اور نجات اپنے نبی پر ایمان اور اسکی اطاعت سے وابستہ رہی۔خالق فطرت عزوجل جانتا تھا کہ انسان فطری طور پر اسکی اطاعت کرے گا جس کو اپنے آپ سے برتر پائے گا۔اس لیے خالق کائنات نے ہر نبی کو ذات وصفات میں اپنی ہر قوم پر برتری عطا فرمائی اور معجزات کے ذریعے اس قوم پر حجت بھی قائم فرما دی۔جو قوم اپنے جس کمال پر نازاں تھی اللہ کریم نے اپنے نبی کو اسی کمال سے بڑا معجزہ عطا فرمایا تا کہ وہ قوم اپنے نبی کی عظمت وبرتری کے سامنے عاجز ہو کر اس پر مکمل دلی اطمینان کے ساتھ ایمان بھی لے آئے اور اسکی اطاعت میں سر تسلیم خم بھی کر دے۔حضرت موسیٰ علیہ سلام کے دور میں جادوگری کا زور تھا تو اللہ کریم نے انھیں ید بیضا اور عصائے موسوی عطا فرمایا۔حضرت عیسیٰ کو مادر زاد اندھوں کو بینا کرنے، بیماروں کو تندرست کرنے مردوں کا زندہ کرنے کے معجزے عطا فرمائے۔اور پھر جب سید الانبیا ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی باری آئی تو آپ ﷺ کو جملہ انبیاء کرام کے تمام کمالات اور معجزات عطا فرما کر سراپا معجزہ بنا دیا۔پہلے گرامی قدر رسولوں کے معجزے حسّی تھے۔ان سے وہی لوگ مرعوب ہوئے اور مستفیض ہوئے جنھوں نے اپنے سامنے انھیں دیکھا سنا اور محسوس کیا مگر حضور خاتم النبیین ﷺ کو تمام تر حسّی معجزات کے ساتھ ساتھ ایک ایسا عقلی معجزہ بھی عطا فرمایا جو دائمی طور پر ابدالآباد تک ہر انسانی ذہن کو مسخر کرتا رہے گا اور ہر دور کے انسان کو اس عالمگیر پیغام پر ایمان لانے کی دعوت دیتا

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رہے گا۔ یہ دائمی اور ابدی معجزہ قرآن مجید ہے۔

قرآن حکیم کا ہر ہر پہلو اور ہر ہر انداز معجزہ ہے۔ قرآن حکیم کے الفاظ معجزہ، اسکے معنی معجزہ، اس کے مفاہیم معجزہ، اسکے مطالب معجزہ، اسکی فصاحت معجزہ، اسکی بلاغت معجزہ، اسکی آیات کا باہمی ربط معجزہ اور اس میں مختلف اشیاء کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کی تعداد کی حیرت انگیز حد تک باہمی مساوات معجزہ ہے۔ سابقہ الہامی کتب کی تصدیق معجزہ اور قیامت تک ہونے والے واقعات کے متعلق پیش گفتار معجزہ ہے۔ غرضیکہ یہ ایسا دائمی معجزہ ہے جو ہر دور کے عبقری ترین انسانوں کی عقلوں کو عاجز اور دلوں کو مسخر کرتا رہا ہے۔ اسی لاریب و بے عیب اور سراپا معجزہ کلام کے بارے میں اپنے عہد کے عبقری حکیم مشرق دانائے راز علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم
حکمت اُو لازوال است و قدیم
نوعِ انساں را پیامِ آخریں
حاملِ او رحمۃ للعالمین ﷺ

قرآن اپنے آغاز ہی میں اپنا تعارف ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ج کہہ کر کراتا ہے۔ اور اپنے آپ کو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ O قرار دیتا ہے۔ اور پھر اس ہدایت سے فیضیاب ہونے والے انسانوں کی صفات یوں بیان کرتا ہے۔ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ O وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ط O اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (البقرہ: ۳،۴،۵)

"وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔" (ترجمہ کنز الایمان)

صاحب کلام اللہ جل وجہہ نے آغاز کلام ہی میں بتا دیا کہ یہ کلام نوع انساں کے لیے پیامِ آخریں ہے۔ اگر انسانیت کے لیے یہ آخری پیغام نہ ہوتا تو اس سے ہدایت پانے والوں کی صفات میں جہاں یہ کہا گیا کہ وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو اس سے پہلے اترا تو وہیں یہ بھی فرما دیا جاتا کہ جو اس پر بھی ایمان لائیں گے جو اس کے بعد اترے گا۔ اس استدلال کی رو سے اگر قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ٹھہرتا ہے تو یقیناً اسے لے کر مبعوث ہونے

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

والے سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آخری نبی ہی قرار دیے جائیں گے۔ جس طرح اس کتاب کے بعد اللہ کی طرف سے کوئی اور کتاب آنے والی نہیں اسی طرح ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہی قرآن حکیم میں بیان کردہ اسلام کا عقیدہ ختم نبوت ہے۔ قرآن مجید اپنے سے پہلے نازل ہونے والی الہامی کتب کی یوں تصدیق کرتا ہے۔

☆ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ۔الانعام:۹۲

ترجمہ: "اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اتاری تصدیق فرماتی ان کتابوں کی جو آگے تھیں۔"

☆ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۔البقرۃ:۸۹

ترجمہ: "اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توراۃ) کی تصدیق فرماتی ہے۔"

☆ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۔آل عمران:۳

ترجمہ: "اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری۔"

☆ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ ...... ۔النساء:۴۷

ترجمہ: "اے کتاب والو! ایمان لاؤ، اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب کی تصدیق کرتا......"

قارئین کرام! ان کے علاوہ بھی کئی آیات ہیں جن میں قرآن حکیم سابقہ الہامی کتب کی تصدیق کرنے کی بات کرتا ہے لیکن پورے قرآن میں کوئی ایک آیت ایسی نہیں جو اشارۃً یا کنایۃً اپنے بعد آنے والی کسی کتاب یا کسی نبوت کی بات کرتی ہو۔ البتہ یہ بات بڑی صراحت اور وضاحت سے اللہ کی آخری کتاب قرآن حکیم میں بیان ہوئی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

☆ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (احزاب:۴۰)

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

یہی وہ آیت ہے جو عقیدہ ختم نبوت کی بنیاد ہے۔ پوری امت کے جید علماء اور مفسرین خاتم النبیین سے یہی مراد لیتے آئے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ لیکن گزشتہ صدی کے ایک جھوٹے مدعی نبوت

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی لعنت اللہ علیہ نے امت مسلمہ کی طرف سے اختیار کیے گئے اجمالی معانی کا انکار کیا اور کہا کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ نبیوں کی مہر ہے۔ حضور اکرم ﷺ نبیوں کی مہر ہیں یعنی ان کی مہر کے بغیر کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ اس طرح اس نے لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد بھی کسی نبی کے آجانے سے آپ ﷺ کے خاتم ہونے پر کوئی حرف نہیں آتا۔ اس لیے مجھے نبی مان لیا جائے اور اب بھی قادیانی امت کے داعین اسی آیت سے عوام الناس کو دھوکہ دینے میں مصروف ہیں کہ ہم تو ختم نبوت کے قائل ہیں، ہمیں خواہ مخواہ ختم نبوت کا منکر قرار دیا جاتا ہے۔ ہم تو پیغمبر اسلام کی شان کو اور بھی بڑھا کر بیان کرتے ہیں، جب انکو نبیوں کی مہر کہتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ جاہل اس بات پر غور کرلیتے کہ مہر بھی تو ہر معاہدے، ہر فیصلے اور ہر محضرنامے کے آخر پر ہی ثبت کی جاتی ہے تو اگر رسول کریم ﷺ نبیوں کی مہر ہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کریم نے کتاب و نبوت کو آپ کی مہر لگا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا ہے۔ اس مہر نبوت کے بعد اب کتاب و نبوت میں کوئی اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جانتے بوجھتے ہوئے بھی وہ اس آیت کی تاویلات کر کے عامۃ المسلمین کو ورغلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

ہمارے عہد کے مایہ ناز مفسر جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری نے اپنی معرکۃ الآرا تفسیر ضیاء القرآن میں اسی آیت کے ضمن میں مسئلہ ختم نبوت پہ شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے وہاں پر انہوں نے دیگر دلائل کے علاوہ قادیانی امت کی طرف سے الفاظ و معانی کی ہیرا پھیری اور لغوی تلبیس کا بھی خوب تعاقب فرمایا ہے۔ عربی لغت کی امہات الکتب الصحاح للجوہری اور لسان العرب لابن منظور کا ذکر کرنے کے بعد حضرت پیر صاحب رقم فرماتے ہیں!

"ایک چیز پیش نظر ہے کہ صحاح کے مؤلف علامہ حماد بن اسماعیل الجوہری کا سن ولادت ۳۳۲ھ اور سال وفات ۳۹۳ھ یا ۳۹۸ھ ہے اور لسان العرب کے مؤلف علامہ ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری کا سن ولادت ۶۳۰ھ اور سال وفات ۷۱۱ھ ہے۔ یہ درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فتنہ انکار ختم نبوت سے صدہا سال پہلے یہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے مذہبی تعصب یا ذاتی عقیدہ کے باعث یہ لکھا ہے تا کہ ان کا قول حجت نہ رہے۔ بلکہ انکی نگارشات اور انکی تحقیقات اہل لغت کے اقوال کے عین مطابق ہیں۔ پہلے صحاح کی عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

ختم اللہ لہ بخیر "خدا اس کا خاتمہ بالخیر کرے" ختمت القرآن : بلغت آخرہ۔ یعنی میں نے قرآن آخر تک پڑھ لیا۔

اختتمت الشیء : نقیض افتتحتہ: افتتاح کی نقیض اختتام ہے۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

والخاتَم والخاتِم بکسر التاء وفتحها والخاتام کلہ بمعنی وخاتمة الشیء آخرہ: یعنی خاتَم خاتِم۔ ختام، خاتام سب کا ایک ہی معنی ہے اور کسی چیز کے آخر کو خاتمة الشیء کہتے ہیں۔ ومحمد ﷺ خاتم الانبیا علیھم الصلوٰۃ والسلام۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام نبیوں سے آخر میں تشریف لائے۔

علامہ ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں! ختام الوادی، اقاصاہ وختام القوم وخاتِمھم وخاتَمھم آخرھم ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیہ وعلیھم الصلوٰۃ والسلام۔ وادی کے آخری کونہ کو ختام الوادی کہتے ہیں۔ قوم کے آخری فرد کو ختام خاتِم اور خاتَم کہا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے حضور ﷺ کو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے۔ لسان العرب میں التہذیب کے حوالہ سے لکھا ہے۔ والخاتِم والخاتَم من اسماء النبی ﷺ وفی التنزیل العزیز ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ای آخرھم ومن اسمائہ العاقب ایضاً ومعناہ آخر الانبیاء۔ یعنی خاتِم اور خاتَم نبی کریم ﷺ کے اسمائے گرامی میں سے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ یعنی سب نبیوں سے پیچھے آنے والا۔ اور حضور کے اسماء میں سے العاقب بھی ہے۔ اس کا معنی آخر الانبیاء ہے۔ اہل لغت کی ان تصریحات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ خاتم کی تا پر زیر ہو یا زبر اس کا معنی (آخری) ہے۔ اس معنی کی تائید کے لیے اہل لغت نے ایک دوسری آیت سے بھی استدلال کیا ہے۔ وختامہ مسک ای آخرہ مسک۔ یعنی اہل جنت کو جو شروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔ یہاں تک صاحب تفسیر ضیاء القرآن نے روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہی ہے۔ آگے چل کر انہوں نے قادیانیوں کی طرف سے خاتم کو مہر کے معنی میں استعمال کرنے کا بھی مسکت جواب دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں!

"لسان العرب میں ہے ختمہ یختمہ خَتْماً وختاماً۔ طبعہ فھو مختومٌ ومُخَتَّمٌ شدد للمبالغة۔ یعنی ختم کا معنی مہر لگانا ہے اور جس پر مہر لگا دی جائے اس کو مختوم اور مبالغہ کے طور پر مختّم کہتے ہیں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں و معنی ختم وطبع فی اللغة واحد وھو التغطیة علی الشیء والاستیثاق عن ان لا یدخلہ شیء کما قال جلّ وعلا۔ ام علی قلوب اقفالھا۔ اس عبارت کو ذرا غور سے سنیے یعنی ختم اور طبع کا لغت میں ایک ہی معنی ہے اور وہ یہ کہ کسی چیز کو اس طرح ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے بند کر دینا کہ اس میں باہر سے کسی چیز کے داخلے کا امکان ہی نہ ہو۔ پہلے زمانے میں خلفاء، امراء اور سلاطین وغیرہ اپنے خطوط کو کسی کاغذ کے لفافہ اور کپڑے کی تھیلی میں رکھ کر سربمہر کر دیتے کہ جو کچھ لکھا جا چکا ہے اب اس کو سربمہر کر دیا گیا ہے تا کہ اس مہر کی موجودگی میں اس

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

میں کوئی ردوبدل نہ کر دے۔اگر کوئی ردوبدل کرے گا تو پہلے مہر توڑے گا اور جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائیگا۔اس پر احکام سلطانی میں تغیر وتبدل کرنے اور امانت میں خیانت کرنے کے سنگین الزامات میں مقدمہ چلایا جائے گا۔اس صورت میں خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلے انبیاء کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد یہ سلسلہ بند ہو گیا اور اس پر مہر لگا دی گئی تا کہ کوئی کذاب دجال اس میں داخل نہ ہو سکے۔اگر کوئی زبردستی اس زمرہ میں گھسنا چاہے گا تو پہلے مہر توڑے گا اور جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا اور اسے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔لغت کی معتبر کتب سے خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ثابت کرنے کے بعد ضیاء القرآن کے فاضل قدر مصنف پیر محمد کرم شاہ الازہری نے حضور سرکار دوعالم ﷺ کی احادیث بھی نقل فرمائی ہیں جن سے خاتم کا معنی آخری نبی ہی ثابت ہوتا ہے۔ہم یہاں بخاری شریف اور مسلم شریف کی تین روایات نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

۱۔قال النبی ﷺ ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویه فجعل النّاس یطوفون به ویعجبون ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبیین ۔(بخاری شریف مترجم ج دوم کتاب المناقب باب خاتم النبیین ص ۵۳ فرید بک سٹال)

ترجمہ:حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا!میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسا ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین وجمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی ہے۔لوگ اس عمارت کے اردگرد پھرتے ہیں اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی ؟تو وہ اینٹ میں ہی ہوں۔اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۲۔انّ رسول اللہ ﷺ قال فضّلت علی الانبیاء بستة اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرّعب واحلّت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطهورًا وارسلت الی الخلق کافّةً وختم بی النبیون (مسلم،ترمذی،ابن ماجہ)

ترجمہ:رسول کریم ﷺ نے فرمایا!مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔

(۱) مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا۔یعنی الفاظ مختصر اور معانی کا بحر بے پیدا کنار۔

(۲) رعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی۔

(۳) میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(۴) میرے لیے ساری زمین کو مسجد بنادیا گیا اور اس سے تیمم کی اجازت دی گئی۔

(۵) مجھے تمام مخلوق کیلئے رسول بنایا گیا اور میری ذات سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(۳) عن ثوبان قال رسول اللہ ﷺ .... وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون . کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی . (ابوداؤد کتاب الفتن)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ..... میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

قارئین کرام! غور فرمائیں جب خود رسالت مآب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فیصلہ فرمادیں کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں تو پھر ضرورت رہتی ہے کہ لفظ خاتم کا معنی مہر کیا جائے! اور پھر اس کی بھی غلط تاویل کر کے کسی نبی کیلئے گنجائش پیدا کی جائے۔ احادیث میں ایک دو جگہ نہیں تو اتر سے یہ مسئلہ بیان ہوا ہے۔ بعض علماء نے دوسو تک احادیث شمار کی ہیں جو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ تفسیر تبیان القرآن کے مفسر علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے مکرر احادیث کو چھوڑ کر پچاس احادیث نقل فرمائیں ہیں جو عقیدہ ختم نبوت بیان کرتی ہیں۔ صرف عہد حاضر ہی کے مفسرین پر موقوف نہیں تاریخ اسلام کے ہر دور کے مفسر خاتم النبیین سے یہی مراد لیتے رہے ہیں کہ حضور رحمت عالم ﷺ آخری نبی ہیں اور انکے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آٹھویں صدی ہجری کے مفسر علامہ ابن حیان اندلسی متوفی ۷۵۴ھ تفسیر بحر محیط میں لکھتے ہیں!

"جس شخص کا نظریہ ہو کہ نبوت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور اسے اب بھی حاصل کیا جا سکتا ہے یا جس کا عقیدہ ہو کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے وہ زندیق ہے اور واجب القتل ہے۔ آج تک جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا، مسلمانوں نے انھیں قتل کر دیا۔ ہمارے زمانے میں بھی فقراء میں سے ایک شخص نے شہر مالقہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اندلس کے بادشاہ نے غرناطہ میں اس کا سر قلم کر دیا۔ اور اسکی لاش کو سولی پر چڑھا دیا۔ وہ اسی حالت میں لٹکا رہا یہاں تک کہ اس کا گوشت گل کر گر پڑا"۔

علامہ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ نے لکھا!

"اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول کریم ﷺ نے اپنی احادیث متواترہ میں بتایا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تا کہ ساری دنیا جان لے کہ جو شخص بھی حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہے، جھوٹا ہے، دجال ہے، گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے"۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تفسیر روح المعانی کے مصنف علامہ سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں!

"حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ایسا عقیدہ ہے جس کی تصریح قرآن وسنت نے کی ہے۔ جس پر امت کا اجماع ہے۔ پس جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور اگر اس نے توبہ نہ کی اور اس دعویٰ پر مصر رہا تو اس کو قتل کیا جائے گا"۔

تفسیر تبیان القرآن کے مفسر علامہ غلام رسول سعیدی صاحب مدظلہٗ نے اپنی تفسیر میں شافعی، مالکی، حنفی، حنبلی اور قدیم فقہا کے قول نقل فرمائے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

"کہ ہمیں اجماع اور مختلف قرائن سے یہ معلوم ہوا ہے کہ لانبی بعدی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ اور خاتم النبیین سے مراد بھی مطلق انبیاء ہیں۔ غرض ہمیں یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ ان لفظوں میں کسی قسم کی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں ہے اور جو شخص اس حدیث میں تاویل یا تخصیص کرے وہ اجماع کا منکر ہے"۔

قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی متوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں!

"اسی طرح ہم اس شخص کو کافر قرار دیتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا آپ کے بعد کسی کی نبوت کا دعویٰ کرے (الیٰ قولہ) اسی طرح ہم اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو یہ دعویٰ کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے خواہ وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔ پس یہ سب لوگ کافر ہیں اور نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ اور آپ ﷺ نے اللہ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کو لوگوں کی طرف رسول بنایا گیا ہے۔ اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے اور اس کا ظاہر مفہوم مراد ہے اور اس کلام میں کوئی تاویل یا تخصیص نہیں ہے۔ اور ان لوگوں کا کفر قطعی، اجماعی اور سماعی ہے"۔

علامہ موفق الدین عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ لکھتے ہیں!

"جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا یا جس نے مدعی نبوت کی تصدیق کی وہ مرتد ہو گیا۔ کیونکہ جب مسیلمہ نے دعویٰ نبوت کیا اور اس کی قوم نے اس کی تصدیق کی تو وہ سب اس کی تصدیق کرنے کی وجہ سے مرتد ہو گئے۔ اسی طرح طلیحہ الاسدی اور اس کے مصدقین بھی مرتد ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کذاب نکلیں گے اور ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔" (المغنی جلد ۹، صفحہ نمبر: ۳۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ھ)

ملا علی سلطان محمد قاری الحنفی متوفی ۱۰۱۴ھ نے شرح الشفاء میں اور علامہ شہاب الدین احمد بن خفاجی متوفی ۱۰۶۹ھ نے نسیم الریاض میں قاضی عیاض اندلسی کی کتاب الشفاء کی تصدیق کرتے ہوئے مدعی وحی نبوت کو کافر قرار دیا۔

قارئین کرام! امت مسلمہ کے عظیم مفسرین اور شہیر فقہاء کے اقوال سے یہ بات نکھر کر سامنے آتی ہے کہ پوری امت خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہی سمجھتی آئی ہے اور یہی اس کا اجماعی عقیدہ ہے۔ اور گزشتہ صدی کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کی تمام تاویلات محض کفر و ضلالت ہیں۔ اس نے لفظ خاتم کے معنی و مراد میں تحریف کر کے اپنی جھوٹی نبوت کی مصنوعی گنجائش پیدا کرنے کی سعی لا حاصل تو کی لیکن وہ اس امت کو بہکانے سے قاصر رہا کہ اسی آیت کو اللہ تعالیٰ نے اس بات پر مکمل فرمایا ہے کہ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ ترجمہ: اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے علم ازلی میں یہ بات تھی کہ کچھ لوگ اس آیت کے معانی بگاڑ کر میرے محبوب ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کریں گے۔ اس لیے اس نے ختم نبوت کے مسئلے کو ایک اسی آیۂ مبارکہ سے مخصوص نہیں کیا بلکہ اور بھی کئی دوسری آیات میں رسول اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا تذکرہ فرمایا تاکہ قیامت تک کوئی جھوٹا، دغا باز اور فریبی انسان سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ختم نبوت کا انکار نہ کر سکے۔ چند ایک آیات یہاں نقل کی جاتی ہیں
۔

سورۃ آل عمران کی وہ آیت مبارکہ جسے عام طور پر رسول اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے عنوان کے حوالے سے سمجھا جاتا ہے اگر غور کیا جائے تو وہی رسول رحمت ﷺ کے آخری رسول ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ (آل عمران: ۸۱)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا، جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا! کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا! تو ایک دوسرے پر گواہ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اس آیت کے معانی پر غور کریں اللہ تعالیٰ نے سارے نبیوں سے پختہ عہد لیا ہے ایک خاص رسول کے تشریف لانے کا ذکر کر کے اس پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کرنے کا وعدہ لیا۔ پھر اس وعدے کا اقرار کرنے کی تصدیق کرائی اور اس پر گواہ رہنے کا حکم فرمایا اور خود بھی اس عہد پر اپنے گواہ ہونے کا ذکر فرمایا۔ یہ کوئی معمولی عہد نہ تھا جس کا اس شاندار انداز میں ذکر کیا گیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس عظیم عہد کا خود اپنی ذات کو گواہ بھی ٹھہرالیا۔ آیت کے مفہوم کا تقاضا ہے کہ جس رسول پر ایمان لانے اور نصرت کرنے کا سب نبیوں سے عہد لیا جا رہا ہے وہ سب نبیوں کے بعد تشریف لائے۔ سب مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ جس آخری رسول پر ایمان لانے کا ذکر ہے وہ حضور سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اور اگر قادیانیوں کی لایعنی منطق مان لی جائے تو پھر ضروری ٹھہرتا ہے کہ رسول مقبول ﷺ سے بھی کسی اور آنے والے نبی کا عہد لیا جاتا اور ظاہر ہے ایسا ہرگز نہیں ہوا اس لیے یہ آیت بھی واضح کرتی ہے کہ حضور ختمی مرتبت ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔

اس آیت کے علاوہ ان آیات پر غور فرمائیے جن میں آپ ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت، سارے انسانوں کے لیے بشیر ونذیر اور جمیع انسانوں کے لیے رسول قرار دیا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (الاعراف:۱۵۸)

ترجمہ: آپ ﷺ کہیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ○ (السباء:۲۸)

ترجمہ: اور اے رسول مکرم ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو دنیا کے تمام لوگوں کے لیے (جنت کی) بشارت دینے والا اور (دوزخ سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

ان آیات مبارکہ میں آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت اور دنیا کے تمام لوگوں کے لیے رسول اور بشیر ونذیر قرار دیا گیا ہے۔ اگر یہ بات مان لی جائے کہ آپ ﷺ کے بعد بھی کسی رسول کے آنے کا امکان ہے تو لازماً کچھ لوگ ہوں گے جو اس بعد میں آنے والے پر ایمان لائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کل دنیا کے انسانوں میں کچھ ایسے بھی ہوں گے جن کے لیے حضرت محمد ﷺ رسول نہیں ہوں گے۔ جبکہ یہ بات صریحاً قرآن مجید کی ان آیات

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کے مفہوم کے خلاف ہے۔جب آپ ﷺ تمام انسانوں کے لیے رسول بنائے گئے ہیں تو پھر آپ ﷺ کے بعد کسی بھی زمانے اور کسی بھی قوم کیلئے کسی اور نبی کا آنا محال ہے۔سورۃ مائدہ کی آیت نمبر:۳ کا ایک اقتباس اور اس پر جسٹس پیر کرم شاہ صاحب کا تبصرہ ملاحظہ فرمایئے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط (مائدہ:۳)

ترجمہ: آج میں نے مکمل کردیا ہے تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کردی ہے تم پر اپنی نعمت اور میں نے پسند کرلیا ہے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین۔

"یعنی دین اسلام جو تمام سابقہ انبیاء اور رسل کا دین تھا وہی دین اپنی کامل صورت میں تمہارے لیے پسند کرلیا گیا ہے۔ اب اس میں اضافہ اور تبدیلی کی گنجائش نہیں۔یہ آیت حضور نبی اکرم ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کی واضح دلیل ہے ۔کیونکہ جب دین مکمل ہو چکا اس کے احکام میں رد و بدل کی گنجائش نہ رہی تو پھر کسی دوسرے نبی کے آنے کی بھی ضرورت نہ رہی۔"

قارئین کرام! گزشتہ صفحات کو ایک بار پھر غور سے پڑھیے آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ آئمہ دین، مفسرین اور محدثین سب کا اس عقیدے پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضور ختم المرسلین ﷺ آخری نبی ہیں۔اب ان کے بعد کسی بھی ظلی، بروزی، عکسی، غیر تشریعی نبی کا آنا محال ہے اور اس اجماع امت کی روشنی میں قادیان کا جھوٹا نبی کذاب اور دجال ہے۔جس کا شمار انہی تیس کذابوں میں کیا جائے گا جن کی خبر مخبر صادق ﷺ نے ان الفاظ میں دی تھی۔

"میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar